Journal of Research (Urdu)
ISSN (P): 1726-9067, ISSN (E):1816-3424
Volume No. 39, Issue No. 2, December 2023

ڈاکٹر اطہر فاروقی

(سیکرٹری جنرل، انجمن ترقی اُردو ہند، نئی دہلی۔ انڈیا)

# اُردو کے تہذیبی معاشرے کا زوال

(مہمان اداریہ)

اردو کے تہذیبی معاشرے میں پڑھنا لکھنا ایک لازمی قدر کی حیثیت رکھتا ہے۔ اردو معاشرہ اپنے عناصر کے ساتھ ابھی صفحۂ ہستی سے مٹا نہیں ہے۔ یہ بہت مختصر ہو گیا ہے مگر جو لوگ تہذیب کی اہمیت سے واقف ہیں، وہ اب بھی اس معاشرے کا حصہ ہیں جسے اردو معاشرہ کہا جاتا ہے۔ یا اس بات کو یوں کہیے کہ انھوں نے اپنے ارد گرد کے معاشرے کو اردو کے ادبی معاشرے کی نہج پر قائم رکھنے کی سعی کی ہے۔ اس معاشرے میں ادب ایک زندہ حقیقت اور لازمی قدر کی حیثیت سے اس طرح سانس لیتا ہے کہ وہ اوپر سے تھوپے ہوئے غازے کی طرح بدنما نہیں لگتا بلکہ زندگی کے ہر منظر میں اس کا عکس نور بن کر چمکتا ہے۔

سوال مگر پھر یہ ہے کہ اردو کا یہ تہذیبی معاشرہ مختصر کیسے ہو گیا۔ میرا جواب یہ ہے کہ ادب ہماری زندگی سے جن مختلف وجوہ سے غائب ہونا شروع ہوا، ان میں دولت کی ریل پیل اور مڈل کلاس زندگی کو مثالی تصور کرنا اہم ترہے۔ جس تیزی سے برصغیر ہند و پاکستان میں دولت پھیلی اور مغربی طرز زندگی چل نکلا، اس میں ہم یہ بھول گئے کہ تمدن سیکڑوں برس کا سفر کر کے، مختلف جنگیں سر کر کے——اور کبھی کبھی تو سول وار سے گزر کر——اپنی جگہ بناتا ہے۔ ہم نے جسے تمدن سمجھ لیا ہے وہ نہایت بھونڈا تصنع ہے۔ ظاہر ہے کہ ہمارے سامنے مغرب اور خصوصاً مغربی یوروپ اور اس میں بھی انگلینڈ کا نمونہ اس لیے تھا کہ انگریز ہمارے حاکم رہے تھے اور حاکم کی زبان اور اس کا طرزِ زندگی محکوم کے لیے مثالی ہوتا ہے مگر ہم اتنے کچلے ہوئے محکوم تھے اور بڑی آبادی ہونے کی وجہ سے ہمارے یہاں تعلیم اس زمانے میں چوں کہ تقریباً نا کے برابر تھی، اس لیے، ہم انگریزوں کے تمدن کے تصور کو سمجھ ہی نہیں سکتے تھے۔ آزادی کے بعد بھی ہم نے کبھی یہ غور نہیں کیا کہ ہم انگریزوں کی بنائی ہوئی یونی ورسٹیوں میں اپنے بچوں کی ادب کی تعلیم جاری رکھیں گے تو اس کا کیا اثر ہو گا۔ ایسا اس لیے ہوا کہ ہمیں یہ بات معلوم ہی نہیں تھی کہ خود برطانوی

Published by:
Department of Urdu
Bahauddin Zakariya University, Multan (Pakistan)-60800
Website: https://jorurdu.bzu.edu.pk/website/

Journal of Research (Urdu)
ISSN (P): 1726-9067, ISSN (E):1816-3424
Volume No. 39, Issue No. 2, December 2023

یونی ورسٹیوں میں ادب کی تعلیم کے پیچھے ثقافت ہی نہیں بلکہ معیار بندی (Caninasation) کی وہ پوری سیاست تھی جس کا طبقاتی کردار تھا،اور جو براہِ راست عیسائیت سے جڑی ہوئی تھی۔

اس لیے ہماری یونی ورسٹیوں میں ادب کی تعلیم کا ایک نتیجہ یہ ہوا کہ آہستہ آہستہ انھوں نے ادب کو تقسیم کرنا شروع کر دیا اور ایک معاشرے میں ایک نیا طبقہ پیدا ہو گیا۔ جس طرح انگلینڈ میں ادب کی معیار بندی کی سیاست ہوتی تھی،اسی طرح ہمارے یہاں بھی یونی ورسٹیوں میں پڑھانے والا طبقہ ایک نیا اشرافیہ طبقہ بن گیا اور پھر وہی ادب معیاری ادب ٹھہرا جس پر یونی ورسٹی والے معیاری ہونے کا ٹھپہ لگا دیں۔اس طرح اردو ادب کا ایک بڑا حصہ ہی کنین Canon سے باہر نہیں ہوا اس کے لکھنے والے اور اس ادب کو پڑھنے والے بھی اس نئے مخصوص اشرافیہ معاشرے کا حصہ نہیں رہے جو یونی ورسٹیوں کے اردو شعبوں نے پیدا کیا تھا۔اور ادب کا دائرہ سکڑنا شروع ہو گیا۔ایک طرف ادب کا دائرہ سکڑنا شروع ہوا، دوسری طرف یونی ورسٹیوں میں پڑھانے والا اشرافیہ طبقہ خود کو مزید طاقت ور اس لیے سمجھنے لگا کہ اس کے بتائے ہوئے ادب کو معیار تسلیم کر لیا گیا۔اس طبقے نے ایک موثر سماجی گروہ کے طور پر کام کرنا شروع بھی کر دیا۔آزاد ملک میں ایک نئے اقتصادی نظام کو جگہ لینی ہی تھی جس کے دائرے میں سماج کے نئے طبقات آنے شروع ہوئے،اور وہ طبقات انگریزی کی کچی پکی تعلیم کی طرف بڑھنے لگے اور اس عمل میں انھوں نے فطری طور پر اردو کو کم تر سمجھنا شروع کر دیا،اور آہستہ آہستہ اب اردو کے ادبی معاشرے کی وہ صورت حال ہو گئی ہے کہ We are drinking at the Last Chance Saloon۔اردو ادب ہمیشہ یونی ورسٹیوں کے اردو شعبوں کے باہر بھی پڑھا جائے گا مگر مستقبل میں ایک چھوٹا طبقہ ہی اسے پڑھے گا۔یہ طبقہ وہ ہو گا جو اردو کی درس وتدریس سے وابستہ نہیں مگر اردو ادب کو زندگی کی لازمی قدر سمجھتا ہے،اور زندگی کے تہذیبی مظاہر میں اردو ادب کی قدروں کو اولیت دیتا ہے۔

□

Published by:
Department of Urdu
Bahauddin Zakariya University, Multan (Pakistan)-60800
Website: https://jorurdu.bzu.edu.pk/website/